© rasailojaraid.com

نظام حسبہ کا قیام اور اس کا صحیح شرعی تصور

تحریر: مولانا سید نصیب علی شاہ (ایم این اے)

ملک اور بالخصوص صوبہ سرحد میں زیر بحث حسبہ ایکٹ کے بارے میں طرح طرح کے بیانات آرہے ہیں۔ نظام حسبہ کی اسلام میں صحیح تعریف کیا ہے اور اس کا دائرہ کار کیا ہے؟ اس سلسلہ میں قارئین کیلئے عرض ہے کہ علوم دینیہ اور مصطلحات دین میں سب سے زیادہ اعتماد امام غزالیؒ اور علامہ ابن خلدونؒ کے تعبیرات پر کیا جاتا ہے جبکہ دنیا بھر کے لائبریریوں میں ان کتابوں کو ایک اہم ضرورت کے طور پر رکھے جاتے ہیں۔ آیئے احتساب اور حسبہ کے بارے میں یہ ماہرین علوم کیا کہتے ہیں۔

امام غزالیؒ اپنی مشہور کتاب ''احیاء علوم الدین'' میں احتساب کی تعریف لکھتے ہیں ''احتساب سے مراد یہ ہے کہ لوگوں کو ایسے کاموں سے روکا جائے جو اللہ جل شانہ کے نزدیک ناپسندیدہ ہو۔

علامہ ابن خلدون اپنے مشہور کتاب مقدمہ ابن خلدون میں لکھتے ہیں ''احتساب امر بالمعروف ونھی عن المنکر سے متعلق ایک خلاصۂ دینی عمل ہے۔ اچھائی کا حکم دینا جب اس سے غفلت ہو جائے اور بُرائی سے روکنا جب لوگ کھلم کھلا اس میں مبتلا ہوں۔

دینی اصطلاح میں احتساب اور حسبہ ایک ہی عنوان ہے۔ متحدہ مجلس عمل نے سرحد اسمبلی میں اسے حسبہ ایکٹ کے نام سے متعارف کرایا ہے۔ حسبہ کی اصطلاح کو علامہ ابن قیمؒ اور علامہ ابن تیمیہؒ نے استعمال کیا ہے، عصر حاضر کے اہل العلم نے بھی حسبہ کا لفظ استعمال کیا ہے۔ عربی میں اس نام سے **الدولة ونظام الحسبة عند ابن تیمیه** اور **الحسبة فی الاسلام** کے نام سے با قاعدہ کتابیں موجود ہیں جس سے حسبہ اخذ کیا جا سکتا ہے اور اس طرح یہ ایک معروف اصطلاح ہے۔ ام القری یونیورسٹی کے پروفیسر استاذ محمد مبارک کہتے ہیں'' یہ ایک ایسا نگران ادارہ ہے جس کو حکومت قائم کرتی ہے اور خاص کارندے اس کو چلاتے ہیں۔ اس کا مقصد یہ ہے کہ اخلاق، مذہب اور معاشیات کے دائرہ میں افراد کی سرگرمیوں کی نگہداشت ہو۔ تاکہ انصاف اور اعلیٰ اقدار کو عملاً بروئے کار لایا جاسکے اور اس معاملہ میں اسلامی شریعت اور مختلف زمانوں اور علاقوں میں جو معروف اور پسندیدہ طریقے رائج ہیں ان کی روشنی میں اس اہم کام کو سرانجام دیا جاسکے۔

حسبہ ایکٹ جو کہ امر بالمعروف ونھی عن المنکر سے عبارت ہے، نظام حکومت میں اس کا ایک ایسا مفہوم ہے جو کہ جامع اور شامل ہے یہی وجہ ہے کہ بعض سیاسی حلقے اور مخالفین اس سلسلہ میں طرح طرح کے شکوک وشبہات کا اظہار کرتے ہیں۔ گورنر سرحد بھی شاید اس جامع مفہوم کی وجہ سے کسی رائے پر پہنچ چکے ہیں جسکی وجہ سے انہوں نے بار بار تاخیری حربے استعمال کئے۔ اسلامی نظریاتی کونسل نے بھی اس پر خاموشی اختیار کی ہے اور بعض دیگر حکومتی اور غیر حکومتی حلقے بھی حسبہ کے بارے اپنی رائے اور احساسات پیش کررہے ہیں۔ بعض قانونی حلقے اس کے بارے طرح طرح کے سوالات اٹھا رہے ہیں اور ہر ایک دل کے مخفی راز رکھتے ہیں۔ ایک عام شہری کو حسبہ کے بارے کچھ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

معلومات نہیں اوراس تفصیل سے وہ بے خبر ہے کہ اسلامی نظام حکومت میں حسبہ کو کیا مقام حاصل ہے۔چونکہ متحدہ مجلس عمل ذرائع ابلاغ پر حاوی نہیں اور میڈیا کی طرف ایک کمزور تعلق رکھتے ہیں اسلئے عوام میں حسبہ کا ایک صحیح نقشہ قائم نہیں ہے جب تک کہ یہ سرحد اسمبلی سے منظور نہ ہوا اوراس پر عملی کام شروع نہ ہو تب تک یہ سوالات قائم اور جاری رہیں گے۔حکومت سرحد کو چاہئے کہ حسبہ کے نظام کی تعریف و افادیت اور اسلام میں اس کی ضرورت و مقام کے بارے عوام کو تفصیلات مہیا کرتے اور ذرائع ابلاغ میں اس کی تشہیر کرتے،ان ممبران اسمبلی کو بریف کرتے جن کی عوام کے ہاں قریب رسائی ہے۔ابھی تک اسطرح کے سیمینار بھی منعقد نہ ہوسکے ہیں تاکہ اس کی افادیت کے بارے آگاہی حاصل ہو۔

قارئین کے معلومات کیلئے عرض ہے کہ احتساب کے دائرہ کار میں جوامور آتے ہیں ان کے تین عنوانات ہیں

(1) امت کی دینی واخلاقی اصلاح

(2) ایسے معاملات کے بارے میں اقدامات کرنا، جوعدالت کے دائرہ کار سے باہر ہوں یا جن کی نوعیت ایسی ہو کہ مشکل سے وہ عدالت پہنچ سکتے ہوں جیسے ناپ تول میں کمی بیشی، کاروبار میں دھوکہ دہی، ملاوٹ وغیرہ۔

(3) مصالح عامہ کی نگرانی یعنی مسافر خانوں کی تعمیر، ٹریفک کے اصول، بستیوں میں پانی وغیرہ کے مناسب انتظام (بحوالہ الاحکام السلطانیہ)

علماء نے لکھا ہے کہ احتساب کا مقصد یہ ہے کہ شریعت کے ان احکام اور فیصلوں کا نفاذ ہو جو کسی دعوی پر مبنی نہیں ہیں ایسے تمام احکام شعبہ احتساب کے تحت آتے ہیں۔احتساب کی بنیاد دراصل امر بالمعروف ونہی عن المنکر کا اصول ہے،اللہ تعالی نے اپنے رسولوں کو اس کام پر مبعوث فرمایا اور اپنی کتابیں نازل کیں۔اللہ تعالی نے امت محمدیہ کو دیگر تمام امتوں پر اس بنیاد پر ہی فضیلت سے نوازا ہے۔آج اگر علماء کو سرحد اسمبلی کے اندر ایک واضح اکثریت حاصل ہے تو بحیثیت ورثۃ الانبیاء یہ ان کا فرض ہے کہ وہ اس نظام کے قیام کیلئے جدوجہد کرے اور اس کے ماتحت اصلاح کر کے تبدیلی لائیں جبکہ اس نظام کا کسی دوسرے قانون سے کوئی تصادم بھی نہیں ہے تو حسبہ کو نافذ کرنا ان کا ایک صحیح آئینی حق ہے۔ہمارے بعض سیاسی جماعتیں اور بالخصوص ''اے این پی'' کی طرف سے حسبہ کو مولوی کا مارشل لاء کا نام دیا گیا ہے۔بحیثیت ایک مسلمان ایسے تعبیرات کے بارے میں احتیاط برتنے کی ضرورت ہے۔

جن امور میں حتساب ہونا چاہئے اس کی چار شرائط ہیں

پہلی شرط یہ ہے کہ جس امر پر احتساب ہو وہ منکر ہونا چاہئے۔اور منکر ہونے کا مطلب یہ ہے کہ ایسی صورت حال میں جس میں واقع ہونا از روئے شریعت ناپسندیدہ اور ممنوع ہو،اس مقام پر معصیت کے الفاظ زیادہ وسیع اور عام ہیں مثلاً اگر بچہ شراب پی رہا ہے تو یہ معصیت نہیں اسلئے کہ بچہ مکلّف نہیں اور معصیت کا صدور مکلّف سے ہوتا ہے، مگر منکر ضرور ہے۔

دوسری شرط یہ ہے کہ جس وقت منکر کا احتساب کیا جارہا ہو اس وقت وہ موجود ہو یعنی اس منکر پر احتساب نہیں ہوگا جو ماضی میں ہو چکا ہو یا جس کا مستقبل میں کئے جانے کا ارادہ ہو۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

تیسری شرط یہ ہے کہ منکر ظاہر ہو اور محتسب کو اس کیلئے تجسس نہ کرنا پڑے۔

چوتھی شرط یہ ہے کہ اس کا منکر ہونا معلوم اور متعارف ہو۔ اور یہ جاننے کیلئے کہ منکر ہے یا نہیں اجتہاد کی ضرورت نہ ہو۔ اگر اجتہاد کی ضرورت ہو تو ایسے کسی امر میں احتساب نہیں ہے۔

اس طرح اسلام میں محتسب کیلئے بھی شرائط ہیں، ایک محتسب میں حسب ذیل شرائط ہونی چاہئے۔

(1) آزاد ہو۔

(2) عادل ہو۔

(3) صاحب رائے ہو۔

(4) قوت ارادی کا مالک ہو۔

(5) دین کے معاملہ میں سخت اور عام منکرات سے بخوبی واقف ہو۔

(6) حکومت کی طرف سے نامزد ہو۔

متعدد اسلامی کتابوں میں نظام احتساب کی جو تفصیل پیش کی گئی ہے تقریباً امر بالمعروف و نہی عن المنکر کا ایک جامع تصور ہے جس سے کسی مسلمان کو اختلاف نہیں ہو سکتا۔ اللہ کرے کہ پورے ملک اور بالخصوص صوبہ سرحد کے اندر زیر غور حسبہ نظام عملی طور سے نافذ ہوں اور ایک عام آدمی اسلام کے احکام کے مطابق زندگی اختیار کر سکے۔ یہی متحدہ مجلس عمل کی منشور اور یہی اس کی کامیابی ہوگی۔

المعهد العالی للبحوث العلمية و التخصصات الاسلامية

کا قیام ایک علمی مژدہ

اسلامی تحقیق اور تبلیغ دین کیلئے جید فضلاء کی تربیت اور علمی صلاحیتوں کو اجاگر کرنے کیلئے عنقریب وقت کے تقاضوں کے موافق اسلام آباد میں اس علمی معہد کا آغاز کر رہے ہیں، جس میں اسلامی تحقیقی کام اور علماء کیلئے العالمیۃ کے بعد مختلف تخصصات شروع کئے جائیں گے۔

جس کیلئے اہل علم کے تجاویز اور اہل خیر کے تعاون کا خیر مقدم کیا جائیگا۔

منجانب: جامعۃ المرکز الاسلامی پاکستان پوسٹ بکس نمبر 33 بنوں

فون: 310353 (0928)، فیکس: 310355، ای میل: almarkazulislami@maktoob.com

© rasailojaraid.com